باب نمبر 14

اسلام کا معاشی نظام

(Economic System of Islam)

14.1 اسلامی معاشی نظام کی تعریف (Definition of Islamic Economic System)

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دینِ فطرت ہے اس لیے اسلام نے ایک ایسا معاشی نظام دیا ہے جو دیگر معاشی نظاموں کے مقابلے میں اعتدال پسند ہے۔ جس کی بنیاد ہمدردی، اخوت، عدل و انصاف، میانہ روی اور جائز طریقوں سے روزی کمانے اور خرچ کرنے کی تعلیم پر رکھی گئی ہے۔

اسلامی نظامِ معیشت کسی منظم معاشرہ میں بسنے والے افراد کی معاشی احتیاجات کی تسکین کا وہ طریقہ کار ہے جو قرآن وسنت کی ہدایت کے تابع ہو۔ ان ہدایات کے مطابق اس بات کا تعین کیا جاتا ہے کہ صَرفِ دولت، پیدائش دولت، تقسیم دولت اور تبادلۂ دولت عدل وانصاف اور اعتدال پر ہو۔ گویا اسلامی معاشی نظام نہ تو سرمایہ دارانہ نظام کی طرح اپنی جیبیں بھرنے کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی سوشلزم کی طرح حکومت کو تمام وسائل کو استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسلام کا معاشی نظام ان دونوں انتہاؤں کے درمیان ایک معتدل معاشی نظام ہے۔

14.2 اسلام کے معاشی نظام کی خصوصیات

(Characteristics of Islamic Economic System)

اسلام کے معاشی نظام کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(1) قدرتی وسائل کا بھرپور استعمال (Optimum Utilization of Natural Resources)

اسلامی معاشی نظام کائنات کی وسعتوں میں موجود ان گنت وسائل (مثلاً معدنیات، جنگلات، نباتات، حیوانات، دریا، پہاڑ، سمندر وغیرہ) سے بھرپور استفادہ کرنے کا درس دیتا ہے اور انسان کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنے فکر وعمل سے ان وسائل کو بروئے کار لائے۔ ان وسائل کا بیکار پڑا رہنا اسلام کی نظر میں ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ اسلام کا یہی فکر واحساس انسان کو تحقیق وجستجو اور وسائل کی ترقی پر ہمہ وقت مصروف رکھتا ہے اور انسان نت نئے طریقے سوچ کر وسائل کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔ اسلام میں قدرتی وسائل کی رسائی تمام انسانوں کو حاصل ہے۔ کوئی شخص ان وسائل سے محروم نہیں۔ یوں اسلامی نظام کی بدولت وسائل کا بھرپور استعمال قومی پیداوار میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

(2) حقوقِ ملکیت (Right of Ownership)

کائنات میں موجود ہر شے کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ تاہم اس نے کچھ چیزیں انسان کو بطور امانت دی ہیں اور ان اشیاپر حقوق ملکیت بھی

دیئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر جائز ذرائع سے حاصل کردہ آمدنی پر اسلام افراد کے حق ملکیت کو تسلیم کرتا ہے خواہ وہ اس دولت کو نجی ضروریات پر صرف کرے یا مزید دولت پیدا کرنے کے لیے استعمال کرے۔ساتھ ہی اسلام نے انسانوں کو اپنی دولت میں سے غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں کی ضروریات کو بھی پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔

(3) معاشی آزادی (Economic Freedom)

اسلامی معاشی نظام تمام افراد کو حلال روزی کمانے کے یکساں مواقع فراہم کرتا ہے۔انسانوں کو قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے رزق حلال کمانے کے لیے کہا گیا ہے۔ غیر اخلاقی اور غیر قانونی ذرائع سے کمائی گئی دولت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔مثلاً سمگلنگ ، ذخیرہ اندوزی، رشوت، دھوکہ بازی سے کمائی ہوئی دولت۔ اس لیے ضروری ہے کہ لوگ اپنی معاشی آزادی کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود وقوانین کے اندر رہ کر استعمال کریں اور حلال ذرائع سے حاصل شدہ آمدنی کو حلال مدات پر ہی خرچ کریں۔

(4) منصفانہ تقسیم دولت (Fair Distribution of Wealth)

اسلامی معاشی نظام میں دولت کی منصفانہ تقسیم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ایک طرف حصول دولت کے لیے حلال ذرائع کے استعمال پر زور دیا گیا ہے تو دوسری طرف جمع شدہ دولت کو صاحب ثروت کے ذریعے وسائل سے محروم لوگوں تک پہنچانے کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔ اس طرح دولت کی تقسیم کو منصفانہ بنایا گیا ہے لہٰذا اسلام ہر شخص کو دولت کی منصفانہ تقسیم کیلئے زکوٰۃ،عشر اور صدقات ادا کرنے کی سختی سے تاکید کرتا ہے تاکہ دولت چند ہاتھوں کی بجائے پورے معاشرے میں تقسیم ہو۔

(5) گردشِ دولت (Circulation of Weath)

اسلامی معاشی نظام میں گردشِ دولت کو موثر بنانے کیلئے زکوٰۃ کے نظام کے ذریعے دولت کے ارتکاز کو روکا گیا ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے رزق حلال کو اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ غربا اور مساکین پر خرچ کرنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔اس طرح زکوٰۃ وصدقات کے ذریعے ہر سال قانونی طور پر دولت کا ایک معقول حصہ صاحب نصاب سے غربا اور مساکین کی طرف منتقل کر کے ان کی قوت خرید کو بڑھایا جاتا ہے جو اشیاوخدمات کی خریداری کا سبب بنتی ہیں اور سرمایہ کاری کا عمل جاری ہو جاتا ہے۔

(6) معاشرتی فلاح و بہبود (Social Welfare)

اسلام کا معاشی نظام معاشرتی فلاح و بہبود پر بڑا زور دیتا ہے۔اس ضمن میں غربا و مساکین کی امداد بیت المال سے کر کے انہیں زندگی کی بنیادی ضروریات مہیا کی جاتیں ہیں۔غریبوں کو زکوٰۃ دے کر بھائی چارے کی فضا قائم کی جاتی ہے۔معاشرتی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے فرد کی ذات اور اخلاق و کردار کو تباہ کرنے والی اشیا مثلاً شراب اور دیگر منشیات پر دولت صرف کرنے کی ممانعت کر دی جاتی ہے اور برائیوں سے معاشرے کو پاک کر دیا جاتا ہے۔

(7) خودکار نظام (Automatic System)

اسلامی نظام معیشت میں نئے افکار اور اداروں کا قیام عمل میں آتا ہے۔اس میں صرفِ دولت، پیدائشِ دولت اور تقسیمِ دولت کے لیے انسانی تجربات سے فائدہ حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ملک کا معاشی نظام پورے انتظام کے ساتھ چلتا ہے۔ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کی ممانعت سے معاشی نظام کے تمام متغیرات صرف طلب و رسد کی قوتوں کے تابع ہوتے ہیں اور قیمتیں خودکار نظام کے تحت مستحکم رہتی ہیں۔

(8) سود کی ممانعت (Prohibition of Interest)

اسلام کے معاشی نظام میں سود لینے اور دینے کی سخت ممانعت ہے۔اسلام بلاسود بنکاری نظام کی تاکید کرتا ہے۔جیسا کہ اسلامی معاشرہ میں افراد مضاربہ کے تحت سرمایہ کاری کر سکتے ہیں مضاربہ کی صورت میں سرمایہ کاری کے تحت ایک شخص کا سرمایہ ہوتا ہے اور دوسرا شخص اس سرمائے پر محنت کرتا ہے۔طے شدہ معاہدے کے تحت دونوں کے درمیان حاصل شدہ منافع تقسیم ہو جاتا ہے۔اس طرح اسلامی معاشی نظام صاف ستھرا اور استحصال سے پاک معاشرہ کی ترویج کرتا ہے۔

(9) ریاست کا مثبت کردار (Positive Role of State)

اسلامی معاشی نظام اصل میں آزاد معیشت کا نظام ہے۔جس میں ایک طرف ریاست عوام کو بنیادی ضروریاتِ زندگی کی فراہمی کو یقینی بناتی ہے اور دوسری طرف مناسب اقدامات کر کے بے روزگاری اور غربت کا خاتمہ کرتی ہے۔اس کے لیے آزادانہ نظام کے تحت قیمتوں کے نظام کو درست کر کے معاشی خامیوں کو دور کرتی ہے اور معیشت کے تمام شعبوں کو ترقی دینے کیلئے سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرتی ہے۔گویا اسلامی معاشی نظام محض مخصوص اندازِ فکر اور طرزِ عمل کا نام نہیں بلکہ معاشرہ کے لیے فلاح و بہبود کا ضامن اور ترقی کا زینہ بھی ہے۔

غربت کے خاتمہ اور روزگار کی فراہمی میں زکوٰۃ، عشر اور صدقات کا کردار

اسلام نے غربت کے خاتمہ کے لیے زکوٰۃ، عشر اور صدقات کی شکل میں ایک مستقل معاشی نظام دیا ہے۔اس سے پہلے کہ غربت کے خاتمہ اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں زکوٰۃ، عشر اور صدقات کے کردار پر بحث کی جائے۔ذیل میں ان اصطلاحات کا مختصر مفہوم دیا جاتا ہے۔

14.3 زکوٰۃ کا مفہوم (Concept of Zakat)

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاکیزگی اور نشوونما کے ہیں۔اس کے علاوہ پاک صاف ہونا، بڑھنا بھی اس کے معنی میں شامل ہے۔اسلام میں زکوٰۃ سے مراد وہ مال ہے جو نصاب کے تحت صاحب ثروت سے لیا جاتا ہے اور غربا و مساکین کو دیا جاتا ہے۔گویا اسلام میں زکوٰۃ مالی عبادات کے زمرے میں آتی ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض کی گئی ہے۔زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال و دولت میں برکت پیدا ہوتی ہے۔قرآن پاک میں اکثر مقامات پر حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد پر بھی زور دیا گیا ہے۔

یعنی جہاں نماز کا ذکر آتا ہے وہاں زکوٰۃ کی تاکید بھی کی گئی ہے۔

سورۃ البقرہ میں ارشادِ ربانی ہے!

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ''۔

اگر کسی معاشرہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی صحیح طریقہ سے کی جائے تو اس سے غربت اور افلاس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور بھائی چارہ کے باعث ملک خوشحالی کی طرف گامزن ہوتا ہے۔

14.4 عشر کا مفہوم (Concept of Usher)

عام اصطلاح میں عشر سے مراد زرعی پیداوار کی زکوٰۃ ہے جو زمین کے مالکان ادا کرتے ہیں اور غربا میں تقسیم کی جاتی ہے۔ عشر کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل ہے کہ:

''اللہ کا حق ادا کرو۔ جس دن تم اس کی فصل کاٹو''۔

14.5 انفاق فی سبیل اللہ کا مفہوم (Concept of Charity)

اسلام حق ملکیت پر کچھ ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ ان ذمہ داریوں میں زکوٰۃ اور عشر کے علاوہ اسلام ایک فرد سے مزید رضا کارانہ مالی قربانی کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ جس میں اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ غریبوں کو دینا شامل ہے۔ یہ ادائیگی انفاق فی سبیل اللہ کہلاتی ہے۔ سورۃ آل عمران (آیت ۹۲) میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ:

''تم نیکی نہ حاصل کرو گے جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمھیں عزیز ہیں راہ خدا میں خرچ نہ کرو''۔

انفاق کا بنیادی مقصد ارتکازِ دولت کو کم کرنا، گردشِ دولت میں اضافہ اور اس کے ذریعے معاشرے کے مختلف طبقات میں تقسیم دولت میں پائے جانے والے تفاوت کو دُور کرنا ہے۔ انفاق خالصتاً ایک رضا کارانہ فعل ہے جس کے ذریعے غربا کے لیے آمدنیوں کی تخلیق کا ایک غیر منقطع سلسلہ شروع ہو جانے سے غریبوں کا معیارِ زندگی بلند ہو جاتا ہے اور معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ، عشر اور انفاق کا کردار (Role of Zakat, Usher and Charity)

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ معاشرے میں سماجی انصاف قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ گویا زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ انفرادی فریضہ کے ساتھ ساتھ اجتماعی فریضہ بھی ہے۔ اسلام زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے انسانی معاشرے کے اندر پائے جانے والے تفاوت کو ختم کر کے محبت بھائی چارے کی فضا قائم کرتا ہے اور دولت کے ارتکاز کو چند ہاتھوں میں جانے کی بجائے گردشِ زر پر زور دیتا ہے تاکہ معاشرے میں پیدائش دولت اور صرف دولت کا عمل خود بخود جاری رہے اور معاشرے سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ جائے۔ اسلامی معاشرے میں زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل اُمور سے لگایا جاسکتا ہے۔

(1) غربت کا خاتمہ (Poverty Alleviation)

دیگر معاشی نظام سرمائے کی افزائش کو معاشرے کی فلاح و بہبود پر ترجیح دیتے ہیں۔ خاص طور پر سرمایہ دارانہ نظام معاشرے کے ایسے افراد کی کفالت کا ذمہ نہیں لیتا جو بوڑھے، نادار، بے روزگار، حاجت مند اور مقروض ہوں۔ اس لیے یہ لوگ انتہائی غربت اور مفلسی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن اسلامی معاشرہ میں زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے ان لوگوں کی محرومیوں کو خوشیوں میں بدل دیا ہے۔ معاشرے سے غربت و افلاس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے تحت اکٹھی کی ہوئی رقوم غریبوں، مسکینوں، حاجتمندوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہیں جس سے غریب لوگ بھی عزت کے ساتھ زندگی گذار سکتے ہیں۔

(2) بے روزگاری کا علاج (Solution of Unemployment)

زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کا بنیادی مقصد دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز روک کر معاشرے کے تمام لوگوں تک منتقل کرنا ہے تاکہ دولت کے ذخائر امرا سے غربا کی طرف منتقل ہوسکیں اور معیشت میں مجموعی طلب میں اضافہ کیا جا سکے۔ طلب میں اضافے سے پیداوار میں اضافہ ناگریز ہوتا ہے۔ نتیجتاً مزید لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ گویا زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے غریب لوگوں کی مالی حالت کو بہتر کرنے ان کو اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو آزمانے کے موقع فراہم کئے جاتے ہیں اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(3) معیشت کا پھیلاؤ (Expansion of Economy)

آج بھی زیادہ تر لوگ ماضی کی طرح اپنی دولت کو کسی کاروباری سرگرمی میں استعمال کرنے کی بجائے دفینے (Hoarding) کی صورت میں رکھنا پسند کرتے ہیں لیکن اسلام اس کا سدّ باب بھی نظام زکوٰۃ کے ذریعہ کرتا ہے کیونکہ دفینوں پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے اور اگر دولت کو کاروبار میں نہ لگایا جائے تو چند سالوں میں اس دولت کے ختم ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اس لیے لوگ دولت کو کاروباری سرگرمیوں میں لگاتے ہیں جس کے نتیجے میں معیشت میں پھیلاؤ اور وسعت پیدا ہوتی ہے اور معاشرے سے غربت اور بے روزگاری کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(4) دولت کی منصفانہ تقسیم (Fair Distribution of Wealth)

آجکل ہمارے معاشرے میں دولت کی غیر مساویانہ تقسیم کا مسئلہ عام ہے۔ ایک طبقہ انتہائی امیر اور دوسرا انتہائی غریب ہے۔ امیر طبقہ عیش و عشرت کی زندگی گذارتا ہے اور غریب طبقہ بھوک اور افلاس کا شکار ہے۔ دولت کی غیر مساویانہ تقسیم کی وجہ سے معاشرے کے اندر بسنے والے لوگوں میں نفرت اور کینہ جیسے نفاق جنم لیتے ہیں لیکن اسلام نے زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے دولت کی غلط تقسیم کا علاج کر دیا ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ کی رو سے ہر صاحبِ نصاب مقرر کردہ شرح سے زکوٰۃ اپنی آمدنی میں سے نکال کر غریبوں کو دیتا ہے۔ اسطرح غریبوں کو بھی دولت میسر آتی ہے، غربت ختم ہوتی ہے اور لوگوں کو روزگار مل جاتا ہے۔

(5) باہمی اخوت اور بھائی چارے کی فضا (Brotherhood and Cooperation)

زکوۃ،عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کی رو سے معاشرے میں باہمی اتحاد اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی ہے کیونکہ جب امرا اپنی آمدنیوں میں سے غریب لوگوں کو زکوۃ دیتے ہیں تو غریب لوگ دولت مندوں کو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے اندر شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں یوں پورے معاشرے میں اخوت، بھائی چارے کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ وہ لوگ جو بے روزگار اور بے کار ہوتے ہیں ان کے پاس ذریعہ معاش آجاتا ہے اور اپنا پیٹ بھرنے کیلئے جرائم سے اجتناب کرتے ہیں اسطرح پورے معاشرے میں غربت کا خاتمہ اور روزگار کے مواقع بڑھ جاتے ہیں اور ملک کی معیشت پھلتی پھولتی ہے۔ پورے معاشرے میں بھائی چارہ کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

☆☆☆

مشقی سوالات

سوال نمبر 1۔ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

i- نجی ملکیت کے حقوق کس نظام معیشت میں انسان کو بحیثیت امین دیئے گئے ہیں؟

(الف) سرمایہ دارانہ (ب) اسلامی

(ج) اشتراکی (د) مخلوط

ii- کونسا معاشی نظام اعتدال پسندی کے اصول پر قائم ہے؟

(الف) اشتراکی (ب) مخلوط

(ج) سرمایہ دارانہ (د) اسلامی

سوال نمبر 2۔ درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پُر کیجیے۔

i- اسلام کے معاشی نظام میں.................بنک کاری کا نظام رائج ہے۔

ii- اسلامی معاشی نظام کے تحت.................کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔

iii- ....کے لغوی معنی پاکیزگی اور نشوونما کے ہیں۔

iv- زکوٰۃ ہر.................مسلمان پر فرض ہے۔

v- عشر کے اصطلاحی معنی.................کے ہیں۔

سوال نمبر 3۔ کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
اسلامی معاشی نظام	مالی عبادت	
زکوٰۃ کی شرح	پاکیزگی اور نشوونما	
زکوٰۃ	مکمل ضابطۂ حیات	
زکوٰۃ کے معنی	اڑھائی فی صد	
زکوٰۃ کا مقصد	گردشِ دولت	

سوال نمبر 4۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i- زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

ii- اسلامی معاشی نظام کی کوئی پانچ خصوصیات کے نام لکھیں؟

iii- اسلامی معاشی نظام کو اعتدال پسند کیوں کہا گیا ہے؟

iv- زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کیسے ختم کی جاسکتی ہے؟

سوال نمبر 5۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات تحریر کریں۔

i- اسلامی معاشی نظام سے کیا مراد ہے؟

ii- اسلامی معاشی نظام کی خصوصیات تحریر کیجئے۔

iii- زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ نیز زکوٰۃ کے مستحقین کون لوگ ہیں؟

iv- ایک مسلم ریاست میں زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے غربت اور بے روزگاری کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

☆☆☆

معروضی سوالات کے جوابات

باب1 تعارف معاشیات

سوال نمبر1. (1) ج (2) ج (3) د (4) ج (5) د

سوال نمبر 2. (1) ذرائع (2) الفرڈ مارشل (3) متبادل (4) آدم سمتھ (5) دولت

سوال نمبر3.

کالم (ج)

کمیابی کا تعلق ضرورت سے کم ہوتا ہے۔

مادی فلاح و بہبود کا تعلق پیمائش ممکن نہیں ہے۔

جزیاتی معاشیات کا تعلق ایک شخص یا فرم کے مطالعہ سے ہے۔

کلیاتی معاشیات کا تعلق بڑے معاشی مجموعوں مطالعہ سے ہے۔

معاشرتی سائنس کا تعلق انسان کے طرزِ عمل سے ہے۔

باب2 معاشیات کا نفس مضمون (Subject Matter of Economics)

سوال نمبر1. (1) ج (2) ج (3) د (4) ب (5) ج

سوال نمبر 2. (1) گرتا (2) جدوجہد (3) طلب (4) ضروری (5) ماخوذ

سوال نمبر3.

کالم (ج)

معاشی اشیا کے لئے پیسے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔

غیر معاشی اشیا کے لئے پیسوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اشیاء و خدمات کے لئے اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں۔

اشیائے صارفین کے لئے اشیائے سرمایہ کی ضرورت پیش آتی ہے

کسی شے کی طلب کے لئے اس میں تسکین کی صفت ہونی چاہیے۔

باب3 طلب (Demand)

سوال نمبر1. (1) الف (2) د (3) د (4) ج

سوال نمبر 2. (1) قیمت (2) طلب (3) بڑھ (4) لچک

سوال نمبر3.

کالم (ج)

تکمیلی شے۔ایک شے کی قیمت چڑھنے سے دوسری شے کی طلب گر جاتی ہے۔
گھٹیا شے۔ایسی شے جس کی قیمت گرنے سے اس کی مقدار طلب گر جاتی ہے۔
نارمل شے۔ایک شے کی قیمت گرنے سے اس کی مقدار طلب بڑھ جاتی ہے۔
کمیاب شے۔ایسی شے جس کی قیمت چڑھنے سے طلب بھی چڑھ جاتی ہے۔
متبادل شے۔ایک شے کی قیمت چڑھنے سے دوسری شے کی طلب بڑھ جاتی ہے۔

باب4 رسد (Supply)

سوال نمبر1. (1) ج (2) ب (3) ج (4) ب (5) ب

سوال نمبر 2. (1) کم (2) مثبت (3) حصہ (4) تفاعل (5) بڑھ

سوال نمبر3.

کالم (ج)

رسد کی لچک۔ قیمت میں تبدیلی کی وجہ سے مقدار رسد میں تبدیلی۔
اگر قیمت زیادہ ہوتو آجر۔ رسد میں اضافہ کردیتا ہے۔
اشیاپر ٹیکس۔رسد میں کمی کردیتا ہے۔
زیادہ لچک دار رسد۔ قیمت میں معمولی تبدیلی لیکن رسد میں واضح تبدیلی۔
کم لچکدار رسد۔ قیمت میں زیادہ تبدیلی لیکن رسد میں معمولی تبدیلی۔

باب5 توازن اور قیمت کا تعین (Equibrium and Price Determination)

سوال نمبر1. (1) د (2) د (3) د

سوال نمبر 2. (1) توازن (2) رسد (3) توازنی قیمت (4) انفرادی عمل (5) منفی

سوال نمبر3.

کالم (ج)

منڈی۔ایسی جگہ جہاں خریدنے اور بیچنے والے موجود ہوتے ہیں۔
مکمل مقابلہ۔جہاں کوئی بھی اپنے انفرادی عمل سے قیمت مقرر نہیں کرسکتا۔
توازنی قیمت۔جہاں رسد اور طلب برابر ہوں۔
خط طلب۔جو منفی رجحان رکھتا ہے۔
خط رسد۔جو مثبت رجحان رکھتا ہے۔

باب6 منڈی اور پیدائشِ دولت (Marketing and Production of Wealth)

سوال نمبر1. (1) د (2) ب (3) ج (4) د

سوال نمبر 2. (1) متغیر (2) غیر (3) طویل (4) رسد (5) آمدنی

سوال نمبر3.

کالم (ج)

غیر مکمل مقابلے کی منڈی میں اشیا کی قیمتیں مختلف ہوتی ہیں۔

طویل عرصہ کی منڈی میں زمین متغیر عاملِ پیدائش ہوتی ہے۔

یومیہ منڈی میں قیمت ہر روز مختلف ہوتی ہے۔

مکمل مقابلے کی منڈی میں ایک ہی قیمت کا اصول کارفرما ہوتا ہے۔

قلیل عرصے کی منڈی میں زمین معینہ عاملِ پیدائش ہوتی ہے۔

باب7 پاکستان کے معاشی مسائل اور ان کا حل

(Economic Problems of Pakistan and Remedial Measures)

سوال نمبر1. (ب) 66 (2) 1658.36 (3) 2.4 (4) 19 (5) 231.4

سوال نمبر 2. (1) ترقی پذیر (2) ایک شخص (3) 2.2فیصد (4) 63فیصد (5) 20فیصد

سوال نمبر3.

کالم (ج)

زرعی شعبہ کا خام ملکی پیداوار میں حصہ۔19فیصد ہے

صنعتی شعبہ کا خام ملکی پیداوار میں حصہ۔ 21 فیصد ہے

آبادی کی شرح پیدائش۔ 2.4 فیصد ہے

2021-22ء میں شرح خواندگی تھی۔ 58.9فیصد تھی

کل قومی آمدنی کا تعلیم پر سرکاری خرچ۔2.2 فیصد ہے

باب نمبر8 قومی آمدنی کے بنیادی تصورات (Basic Concepts of National Income)

سوال نمبر1 (1) الف (2) الف (3) ج (4) د (5) ج

سوال نمبر2 (1) کل آبادی (2) زری مالیت (3) فی کس آمدنی (4 انتقالی ادائیگی (5) شکست وریخت

سوال نمبر3

کالم (ج)

ذہنی وجسمانی مشقت کا صلہ ۔ آمدنی ہے

$$\text{فی کس آمدنی} = \frac{\text{کل آمدنی}}{\text{کل آبادی}}$$

اعانتیں ۔ حکومتی رعایات

انتقالی ادائیگیاں ۔ زکوۃ۔تحائف وغیرہ۔

بلا معاوضہ خدمات ۔ اپنے کپڑے خود استری کرلینا ہے۔

باب نمبر9 زر (Money)

سوال نمبر1 1. د 2. ب 3. ب 4. الف 5. الف

سوال نمبر2 1. بارٹرسسٹم 2. معیاری زر 3. اعتباری زر 4. علامتی 5. کم

سوال نمبر3

کالم (ج)

ڈاک خانے کے سرٹیفکیٹ ۔ قریبی زر

حکمی زر ۔ قانونی زر

اشیا کے لین دین کا ذریعہ ۔ آلۂ مبادلہ

قوتِ خرید سے مُراد ۔ زر کی قدر ہے۔

سہل انتقال کا مطلب ہے۔ آسانی سے جگہ تبدیل کر دینا۔

باب نمبر10 بنک (Bank)

سوال نمبر1 1. (ب) 2. (د) 3. (ب)

سوال نمبر2 1. شرح بنک 2. متناسب محفوظات کا نظام
3. 1981ء 4. مضاربہ 5. جارہ داری

سوال نمبر3

کالم (ج)

معینہ ضمانت کا نظام ۔ غیر لچکدار

مرکزی بنک کے تابع ۔ فہرستی بنک

تفریطِ زر ۔ قوت خرید کا کم ہونا

نوٹوں کا اجرا ۔ مرکزی بنک

مرکزی بنک ۔ بازارِ زر کا ناظم

باب نمبر11 تجارت (Trade)

سوال نمبر1 (1) ب (2) ب (3) ج (4) الف (5) ج

سوال نمبر2 (1) ملکی تجارت (2) کپاس (3) تخصیص کار (4) ادائیگی (5) قانونی رکاوٹوں

سوال نمبر3

کالم (ج)

وسائل کا بہترین استعمال ۔ تخصیص کار

غیر مرئی اشیا ۔ جو نظر نہ آئیں

اشیا کی علاقائی خرید و فروخت ۔ داخلی تجارت

مرئی شے ۔ مشین

نقل و حمل کا سامان ۔ بسیں اور ٹرک

باب نمبر12 سرکاری مالیات (Public Finance)

سوال نمبر1 (1) الف (2) ج

سوال نمبر2 (1) نجی (2) تشہیر (3) ٹیکس (4) میزانیہ (5) 30جون

سوال نمبر3

کالم (ج)

بجٹ کا دورانیہ ۔ ایک سال

حکومت کی آمدنی کا ذریعہ ۔ محصولات

آمدنی مخفی رکھتے ہیں ۔ نجی لوگ

انکم ٹیکس ۔ براہِ راست کٹوتی

جرمانے ۔ غلط پارکنگ

باب نمبر13 معاشی ترقی (Economic Development)

سوال نمبر1 (1) ب (2) د (3) ج (4) د (5) د

سوال نمبر2 (1) ست (2) ریڑھ کی ہڈی (3) ذرائع ابلاغ (4) جدید ٹیکنالوجی

سوال نمبر3

کالم (ج)

معاشی ترقی ۔ حقیقی آمدنی میں اضافہ

تحتی ڈھانچہ ۔ معیشت کے بنیادی لوازمات

زرعی شعبے کا حصہ ۔ 19 فیصد

معاشی عوامل ۔ ٹیکنالوجی

ذرائع ابلاغ ۔ انٹرنیٹ

باب نمبر14 اسلام کا معاشی نظام (Economic System of Islam)

سوال نمبر1 1- (ج) 2- (د) 3- (د) 4- (ج) 5- (الف)

سوال نمبر2 1- بلاسود 2- ارتکاز دولت 3- زکوۃ 4- صاحبِ نصاب 5- دسواں حصہ

سوال نمبر3

کالم (ج)

اسلامی معاشی نظام ۔ مکمل ضابطہ حیات

زکوۃ کی شرح ۔ اڑھائی فی صد

زکوۃ ۔ مالی عبادت

زکوۃ کے معنی ۔ پاکیزگی اور نشوونما

زکوۃ کا مقصد ۔ گردش دولت

فرہنگ (Glossary)

افادہ: اس سے مراد کسی شے یا خدمت کی وہ خوبی یا صلاحیت ہے جس کی بنا پر ہماری کوئی نہ کوئی احتیاج یا ضرورت پوری ہوتی ہے، مثلاً روٹی بھوک مٹاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے۔

اشیا: ایسی چیزیں جن میں افادہ پایا جاتا ہے، مثلاً خوراک، لباس پھل، سبزیاں اور قلم وغیرہ۔

اشیائے سرمایہ: ایسی اشیا جو انسانی خواہشات کو براہِ راست تو پورا نہیں کرتیں مگر ان اشیا کو بنانے میں مدد دیتی ہیں جو انسانی تسکین کا باعث بنتی ہیں مثلاً مشینیں، آلات اور خام مال وغیرہ۔

اشیائے صرف: ایسی اشیا جو براہِ راست انسان کو تسکین پہنچاتی ہیں، مثلاً خوراک، لباس اور رہائش وغیرہ۔

اثاثے: ایسی اشیا جن کی زری مالیت (Monetary Value) ہوتی ہے اور وہ کسی شخص یا ادارے کی ملکیت ہوتی ہیں، مثلاً گھر، کار، مشینیں اور آلات وغیرہ۔

افراطِ زر: اشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ افراطِ زر کہلاتا ہے جو اشیا کی پیداوار میں کمی اور زر کی رسد میں اضافہ کے باعث پیدا ہوتا ہے۔

اعتبارِ زر: اس سے مراد وہ اعتماد یا بھروسہ ہے جو ایک قرض دینے والا قرض لینے والے پر کرتا ہے کہ مقررہ مدت کے بعد قرض واپس کردے گا۔

بازاری قیمت: بازاری قیمت کسی خاص دن کی طلب و رسد کے عارضی توازن کی بنا پر قائم ہوتی ہے اس قیمت پر ہر لمحہ طلب میں کمی یا بیشی ہونے سے تغیر و تبدل آسکتے ہیں۔

بچت: کسی شخص کی آمدنی کا وہ حصہ جو وہ ضروریاتِ زندگی پر خرچ نہیں کرتا بلکہ بچا لیتا ہے۔

بے شمار خواہشات: انسانی احتیاجات مثلاً خوراک، لباس، رہائش، قلم اور عہدہ وغیرہ۔ تعداد میں ان گنت ہیں اور انسان تا دمِ مرگ ان کو پورا کرنے کی خواہش لیے دُنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

تامین: ایسی مصنوعی پالیسیاں جو ملکی صنعتوں کو بیرونی مقابلہ بازی سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے اختیار کی جاتی ہیں، مثلاً درآمدی اشیا پر بھاری محصولات عائد کرنا، ملکی درآمد کنندگان کو عطیات دینا وغیرہ۔

تفاعل: جب کوئی متغیر مقدار کسی دوسری مقدار پر انحصار کرتی ہے تو وہ اس کا تفاعل بن جاتی ہے مثال کے طور پر طلب قیمت کا تفاعل ہے، یعنی قیمت میں تبدیلی سے طلب تبدیل ہوتی ہے۔

تکثیری: جب دو مختلف متغیرات ایک ہی سمت بڑھیں یا کم ہوں تو ایسی تبدیلی کو تکثیری تبدیلی کہتے ہیں۔

توازن: ایسی کیفیت ہے جس میں دو مخالف سمت میں حرکت کرنے والی قوتیں آپس میں برابر ہو جاتی ہیں یعنی ترازو کے دونوں پلڑے برابر ہو جاتے ہیں۔

تشکیلِ سرمایہ: کسی خاص عرصہ کے دوران ملک کے صنعتی سرمائے کے ذخائر مثلاً مشینوں، آلات، ڈیم اور عمارتوں وغیرہ میں اضافہ تشکیلِ سرمایہ کہلاتا ہے۔

ترغیب یافتہ سرمایہ کاری: ایسی سرمایہ کاری جو آمدنی کے ساتھ ساتھ بڑھے جیسے کسی فیکٹری میں اشیا کی مانگ بڑھنے کے ساتھ اخراجات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

خام مال: اشیا کی تیاری میں استعمال ہونی والی اشیا مثلاً لوہا، گندم، چمڑا، کپاس وغیرہ خام مال کے زمرے میں آتے ہیں۔

خدمات: ایسی غیر مادی اشیا جو انسانی احتیاجات کی تسکین کرتی ہیں مثلاً علاج کے لیے ڈاکٹر کی خدمات اور تعلیم کے لیے اُستاد کی خدمات وغیرہ۔

خود اختیار سرمایہ کاری: ایسی سرمایہ کاری جو آمدنی میں اضافہ سے ساکن رہے اور نہ بدلے، جیسے کسی فیکٹری میں عمارت پر اُٹھنے والے اخراجات۔

خسارے کا بجٹ: ایسا بجٹ جس میں حکومت کے اخراجات وصولیوں سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

دولت: ایسی چیزیں جن میں قدر پائی جاتی ہے اور یہ طلب کے مقابلے میں کم ہوتی ہیں، مثلاً گھر، کار، گندم اور چاول وغیرہ۔

زرِ مبادلہ: وہ رقوم جو بیرونی ممالک سے غیر ملکی کرنسیوں کی صورت میں ملکی ذخائر کا حصہ بنتی ہیں۔

زری منڈی: روپے پیسے کی شکل میں ملکی اشیا و خدمات کی مالیت جمع کرنا زری منڈی کہلاتا ہے۔

وفینے: پس انداز کی ہوئی رقوم جو سرمایہ کا حصہ نہیں بنتی اور وقتی طور پر استعمال میں نہیں لائی جاتیں۔

صرف: کسی شے یا خدمت کے استعمال سے براہِ راست استفادہ کرنا مثلاً روٹی سے بھوک مٹانا، اُستاد سے علم حاصل کرنا وغیرہ۔

سرمایہ کاری: افراد کی بچائی ہوئی رقوم کو کاروباری کاموں میں استعمال کر کے مزید آمدنی حاصل کرنا۔

صارف: معاشی اصطلاح میں ہر شخص کا نام ہے جو براہِ راست کسی شے یا خدمت سے استفادہ کرتا ہے۔

عاملینِ پیدائش: ایسے مداخل (Inputs) یا عناصر ہیں جن کے اتحاد اور اشتراک کی بدولت ہماری ضروریاتِ زندگی کی تمام اشیا و خدمات تیار ہوتی ہیں مثلاً زمین، محنت، سرمایہ اور آجر وغیرہ۔

غیر مرئی اشیا: ایسی اشیا جو بظاہر نظر نہ آتی ہوں لیکن درآمد و برآمد کا لازمی حصہ ہوں، مثلاً غیر ملکی کمپنیوں کے ترسیلی اخراجات اور سیر و سیاحت کے اخراجات وغیرہ۔

غیر منقسم منافع: کمپنیوں کا وہ منافع جو حصہ داروں (Shareholders) میں تقسیم نہ کیا گیا ہو۔

فاضل بجٹ: ایسا بجٹ جس میں حکومت کی وصولیاں اخراجات سے زیادہ ہوتی ہیں۔

مادی لوازمات: ایسی اشیا جو روپیہ پیسہ کے بغیر حاصل نہ کی جا سکتی ہوں، مثلاً گھر، لباس، خوراک، کار اور آلات وغیرہ۔

ماخوذ طلب: کسی عامل کی بالواسطہ طلب کو ماخوذ (Derived) طلب کہتے ہیں، مثلاً گھر بنانے کے لیے مزدور کی خدمات کا استعمال ماخوذ طلب ہے۔ اسی طرح اشیا کی طلب کے بڑھ جانے سے مزدوروں کی طلب میں اضافہ ماخوذ ہے۔

محفوظ سرمایہ: زر کی وہ مقدار جسے تجارتی بنک مرکزی بنک میں ایک خاص شرح سے رکھنے کے قانونی طور پر پابند ہوتے ہیں۔

مرئی اشیا: ایسی اشیا جونظر آنے والی ہوتی ہیں اور درآمد و برآمد کے وقت ان کا اندراج موقع پر کیا جاتا ہے، مثلاً مشینیں، آلات، کپڑا اور چمڑا وغیرہ۔

مکمل مقابلہ: ایسی صورت حال ہے جس میں ایک ہی نوعیت کی شے کو بے شمار خریدنے اور بیچنے والے ایک ہی قیمت پر خریدنے اور بیچنے پر تیار ہوتے ہیں۔

مشترکہ سرمائے کی کمپنی: مشترکہ سرمائے کی کمپنی میں کئی افراد مل کر سرمایہ لگاتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر کمپنی کے حصص کھلے بازار میں فروخت کر کے سرمایہ اکٹھا کر سکتے ہیں۔

معاشی ماہیت: ملکی حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کسی معاشی اصطلاح کی تفصیلی وضاحت۔

مالیاتی پالیسی: حکومت کے ٹیکس عائد کرنے، سرکاری قرضہ لینے اور اپنی آمدنی کے خرچ کرنے کے سلسلے میں جو خاص نقطۂ نظر اختیار کرتی ہے مالیاتی پالیسی کہلاتی ہے۔

کمیابی: ایسی شے جو طلب کے مقابلہ میں کم ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مفت عطیہ نہ ہو بلکہ اس کی قیمت ہو، مثلاً گندم، چاول، چینی اور گھر وغیرہ۔

کمیاب ذرائع: ایسی اشیاوخدمات جو ہماری ضروریات کے مقابلے میں کم ہوتی ہیں اور ان کو حاصل کرنے کے لیے قیمت ادا کرنی پڑتی ہے مثلاً کپڑا، قلم اور روٹی وغیرہ۔

کفالتیں: ایسی حکومتی دستاویزات یا تحریریں جو حکومت عام لوگوں پر بنکوں سے قرضہ لیتے وقت جاری کرتی ہے۔

نسبت درآمد و برآمد: بین الاقوامی تجارت میں جس شرح قیمت سے اشیا کا باہمی تبادلہ کیا جاتا ہے اسے نسبت درآمد و برآمد کہتے ہیں۔

قومیانے: جب ملکی اثاثوں یا کاروباری شعبوں کو حکومت اپنی تحویل میں لے کر چلاتی ہے تو ایسی پالیسی قومیانے کی پالیسی کہلاتی ہے۔

ہنڈی: ایسی کاروباری دستاویز یا بل ہے جو ایک بیوپاری کسی تاجر سے اشیا اُدھار خریدتے وقت بطور ضمانت تاجر کو اپنے دستخط کر کے حوالے کرتا ہے اس دستاویز پر رقم ادا کرنے کی تمام شرائط درج ہوتی ہیں۔

حوالہ جات

1.	Economic Survey of Pakistan	Govt. of Pakistan	2012-13
2.	Economic Survey of Pakistan	Govt. of Pakistan	2013-14
3.	Economic Survey of Pakistan	Govt. of Pakistan	2014-15
4.	Economic Survey of Pakistan	Govt. of Pakistan	2015-16
5.	Economic Survey of Pakistan	Govt. of Pakistan	2016-17
6.	Economic Survey of Pakistan	Govt. of Pakistan	2017-18
7.	Introduction to Economics	Paul A. Samuelson	
8.	Price Theory	Rayan and Pearce	
9.	Price System and Resource Allocation	Leftwich, R.H	
10.	Essentials of Economics	Sloman, Jhon	